تبصرے

ارمغانِ سلیمان تقطیع کلاں، ضخامت ۱۱۲ صفحات، کتابت وطباعت اعلیٰ، قیمت تین روپیہ۔

پتہ: ۱۰۹ عالمگیر روڈ شرف آباد۔ کراچی۔

علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے جو شخص جس درجہ کا عالم اور محقق ہوتا ہے اتنا ہی کم درجہ کا شاعر ہوتا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح بھی ہے۔ کیونکہ شعر کی صفت ہے" احسنہ اکذبہ" اور ایک عالم اور محقق "کذب بیانی" کے میدان میں سرپٹ نہیں دوڑ سکتا۔ لیکن ہر کلیہ کے لئے کچھ مستثنیات ہوتے ہیں چنانچہ اس کے لئے بھی ہیں۔ اور مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اسی قسم کے مستثنیات میں سے تھے، سید صاحب نے شعر و ادب کے جس ماحول میں تربیت پائی تھی اور طبیعت میں جو شوخی اور رنگینی تھی وہ اگرچہ عالمانہ سنجیدگی اور وقار کے نیچے دب گئی۔ مگر فنا نہیں ہوئی تھی، اسی بنا پر علمی مشاغل کے ساتھ لکھنوی انداز میں کبھی کبھی شعر گوئی کا مشغلہ بھی جاری رہا۔ پھر میدانِ طریقت و معرفت میں قدم رکھنے کے بعد اس ذوق پر حقیقت پرستی کی آب و تاب چڑھی تو یہی شرابِ ناب اب دو آتشہ بن گئی۔ زیرِ تبصرہ کتاب جو مولانا کا مجموعۂ کلام ہے ان دونوں ادوار کے کلام پر مشتمل ہے۔ فنی حیثیت سے اس کا مرتبہ خواہ کچھ ہی ہو۔ بہرحال اس حیثیت سے قابلِ مطالعہ ہے کہ عہدِ حاضر کے ایک نہایت بلند پایہ محقق مصنف اور عالم و عارف کا منظوم کلام ہے، جس میں عشق و محبت کا درد و کرب بھی ہے اور قلب و روح کا سوز و گداز بھی، عرفانِ نظر بھی ہے اور نورِ ایقان و ایمان بھی! شروع میں سید صاحب کے مریدِ خاص غلام محمد صاحب کا مقدمہ اور درمیان میں کہیں کہیں تشریحی نوٹ بھی مفید ہیں۔